Dareecha-e-Tahqeeq
دریچۂ تحقیق
ISSN PRINT 2958-0005 ISSN Online 2790-9972
VOL 4, Issue 4
www.dareechaetahqeeq.com dareecha.tahqeeq@gmail.com

نازمین اشرف
اسکالر، پی۔ایچ۔ڈی اردو، نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز، اسلام آباد

کوڈ سوئچنگ اور کوڈ مکسنگ کے تناظر میں طاہرہ اقبال کے افسانوی مجموعے "گنجی بار" کا تجزیاتی مطالعہ

Nazmeen Ashraf
Scholar PhD Urdu, National University of Modern Languages, Islamabad,

Tahira Iqbal's fictional collection "Ganji Bar "in the context of Code-Switching and Code- mixing

Tahira Iqbal is considered among the representative faction writers of our time. The themes of her fictions are unique and each theme is described in such a way that no aspect of it is left wanting .But the skill shown in code-mixing narration takes her art to new heights. She dictates dialogues through her characters that make them feel less fictional and more real. His legendary collection Ganji Bar is an amalgamation of beautiful colors from different themes and cultures. In it, the culture of Punjab, depiction of feudalistic society, women's issues, as well as code- switching and code-mixing are also scattered on the pages. Though there are various topics in Ganji Bar, but the fluency of his pen on code-switching and code-mixing is amazing. Her grasp on language and expression is very strong. She has a wealth of words that she knows how to use them well and draws such a map while painting the scene keeping in view the situation that every color comes out with its full splendors.

Key words: Ganji Bar, Code-switching, Code- mixing, Amalgamation, Feudalistic, Splendors.

کلیدی الفاظ: "گنجی بار" دریائے ستلج اور دریائے بیاس کے زیریں علاقے کو کہتے ہیں، لسانی تبدیلی، لسانی مداخلت، امتزاج، جاگیردارانہ۔

عمرانی لسانیات، لسانیات کی وہ شاخ ہے جس میں زبان اور معاشرے کے آپس کے تعلق کو پڑھا جاتا ہے۔ عمرانی لسانیات ایک معاشرے میں کثیر الزبان لوگوں کے آپس میں گفتگو کے طریقہ کار اور اس طریقہ میں وقت کے ساتھ ساتھ ہونے والی تبدیلیوں کا مطالعہ ہے۔ جہان رنگ و بو میں کسی شے کو ثبات حاصل نہیں ہے۔ حرکت و تبدیلی کا عمل ہر لحظہ جاری و ساری رہتا ہے۔ کسی بھی معاشرے میں جب کثیر الزبان لوگ موجود ہوتے ہیں تو ان کی آپس کی گفتگو کے دوران دو عمل وقوع پذیر ہوتے ہیں۔ انھیں کوڈ سوئچنگ (Code Switching) اور کوڈ مکسنگ (Code Mixing) کہتے ہیں۔ فیروز اللغات میں کوڈ (Code) کی تعریف یوں ہے۔

(۱) مجموعہ قوانین

(۲) اشاروں کا کلام۔ خفیہ لغت۔ بری اور بحری فوجی اشاروں کے ضوابط کا مجموعہ۔(۱)

Nnenna Gertirude Ezeh و دیگر کے مطابق:

"Code is essentially a language of variety or dialect used in communication while code switching and code mixing, are foundational concepts of bilingualism which involve the use of two languages by an individual."(۲)

ترجمہ: کوڈ بنیادی طور پر زبان کی ایک قسم یا بولی ہے جو مواصلات میں استعمال ہوتی ہے۔ جب کہ کوڈ سوئچنگ اور کوڈ مکسنگ دو لسانیات کے بنیادی تصورات ہیں۔ جن میں ایک فرد کے ذریعے دو زبانوں کا استعمال شامل ہے۔

مزید لکھتے ہیں:

"Code switching is basically the juxtaposition of two languages in a spoken discourse which involves transferring from one code to another in communication; while code mixing uses two or codes in a single utterance."(۳)

ترجمہ: کوڈ سوئچنگ بنیادی طور پر بولی جانے والی گفتگو میں دو زبانوں کا جوڑ ہے۔ جس میں منتقلی شامل ہوتی ہے مواصلات میں ایک کوڈ سے دوسرے کوڈ تک؛ جب کہ کوڈ مکسنگ ایک ہی کلمات میں دو یا زیادہ کوڈز استعمال کرتی ہے۔

ڈاکٹر عبد الستار دلوی اس حوالے سے یوں اظہار کرتے ہیں:

"ذولسانیت لسانی اصطلاح ہے اس سے مراد وہ ماحول ہے جس میں افراد یا جماعتیں
(Linguistic Communities) ایک سے زائد زبانیں جانتی ہیں۔ ایک لسانی (Monolingual)
سے مراد وہ شخص ہے جو صرف ایک زبان جانتا ہو، اس کے برعکس ذولسانی (Bilingual) اس شخص
کو کہتے ہیں جو بیک وقت دو یا کئی زبانیں جاننے اور ان میں اظہار خیال کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو۔"(۴)

Nnenna Gertrude Ezeh و دیگر یوں روشنی ڈالتے ہیں:

The first language is the language, a person acquires from his contact with his environment. It is the only language a monolingual person usually acquires in his native environment … the term mother tongue is used to refer to the first language… the second language, on the other hand, is the language that is learnt after the first language , usually referred to as the L2 or the target language," (۵)

ترجمہ: پہلی زبان وہ زبان ہے جو ایک شخص اپنے ماحول کے ساتھ اپنے پہلے رابطے سے حاصل کرتا ہے۔ یہ واحد زبان ہے جو ایک یک لسانی شخص عام طور پر اپنے آبائی ماحول میں حاصل کرتا ہے۔۔۔ مادری زبان کی اصطلاح پہلی زبان کے لیے استعمال کی جاتی ہے۔۔۔ دوسری طرف دوسری زبان وہ زبان ہے جو پہلی زبان کے بعد سیکھی جاتی ہے۔ جسے عام طور پر ایل 2 یا ہدف کی زبان کہا جاتا ہے۔

دو یا دو سے زیادہ زبانوں کا جملے کی سطح پر ملاپ اور کوئی ایک زبان بولتے ہوئے کسی دوسری زبان کا کوئی جملہ، فقرہ یا محاورہ یہاں تک کہ پورا پیراگراف بیان کر دینا کوڈ سوئچنگ کہلاتا ہے۔ جب کہ اس کے برعکس دو زبانوں کا لفظ کی سطح پر آپس میں ملاپ اور دوران گفتگو یا دوران تحریر ایک زبان بولتے بولتے اس میں کسی دوسری زبان کے الفاظ کا کوئی حصہ یا مکمل لفظ شامل کرنا کوڈ مکسنگ کہلاتا ہے۔ کوڈ مکسنگ میں ایک زبان کے قوائد وضوابط کو دوسری زبان پر لاگو کیا جاتا ہے۔ کوڈ سوئچنگ میں زبان کے ڈھانچے میں کوئی تبدیلی وقوع پذیر نہیں ہوتی جب کہ کوڈ مکسنگ میں لفظی سطح پر زبان کا ڈھانچہ تبدیل ہو جاتا ہے۔ بات کوڈ سوئچنگ کی ہو یا کوڈ مکسنگ کی دونوں جگہ لسانی آمیزش کا عمل ہو رہا ہے۔ ایک جگہ یہ لسانی آمیزش کوڈ سوئچنگ (لسانی تبدیلی) اور دوسری جگہ کوڈ مکسنگ (لسانی مداخلت) کہلاتا ہے۔ عام طور پر کوڈ سوئچنگ اور کوڈ مکسنگ کی چار اقسام دیکھنے میں آتی ہیں مثلاً

Inter Sentential Code Switching	جملے کے باہر کوڈ سوئچ کرنا
Intra Sentential Code Switching	جملے کے دوران کوڈ سوئچ کرنا

Tag switching		دوسری زبان کا کوئی محاورہ یا تکیہ کلام استعمال کرنا

Intraword Code Switching		لفظ کے اندر ہی کوڈ سوئچ کرنا

ماہرین لسانیات اس بات پر اتفاق کرتے ہیں کہ اردو مختلف زبانوں کے اختلاط سے ہی وجود میں آئی ہے۔ اردو زبان میں ابتدا سے ہی ارتقائی مراحل تک دیگر زبانوں کی آمیزش ہوتی رہی ہے۔ اردو زبان کا دامن لفظی نہایت وسیع ہے۔ ان گنت الفاظ انگریزی کے اردو زبان میں آئے اور مستعمل ہو کر اردو زبان کا حصہ بن گئے۔ کوڈ سوئچنگ اور کوڈ مکسنگ کو طاہرہ اقبال نے اپنے افسانوں کے ذریعے صفحہ قرطاس پر بکھیرا ہے۔ جس کی وجہ سے ان کے افسانوں کے طرز ادا میں جدت پیدا ہوئی ہے۔ طاہرہ اقبال کو اردو اور پنجابی زبان کے ساتھ ساتھ انگریزی زبان کے استعمال پر بھی خاص مہارت حاصل ہے۔ انہوں نے اپنے افسانوں میں انگریزی الفاظ و تراکیب کے علاوہ اپنے بعض افسانوں کے نام بھی انگریزی میں رکھے ہیں مثلاً سلیپنگ بیوٹی، ٹرانسپلانٹیشن، سڈن ڈیتھ، مس فٹ، راونڈ دی کلاک، واکنگ ٹریک وغیرہ۔ طاہرہ اقبال کے افسانوں میں واقعات کی جزئیات، مناظر کی کیفیت اور کرداروں کی رفتار و گفتار پر انگریزی الفاظ کا بڑا گہرا نقش نظر آتا ہے۔ افسانے سلیپنگ بیوٹی میں کوڈ سوئچنگ کی ایک مثال دیکھیے۔ انھوں نے ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ کردار کے ذریعے یہ الفاظ کہلوائے ہیں کیوں کہ یہ اس کردار کا تقاضا ہے: مثلاً

"آج دنیا گلوبل ویلیج بن چکی ہے۔۔۔ نئی جنریشن کو میڈیا کوچنگ کر رہا ہے۔ انفارمیشن دے رہا ہے۔ فریش اینڈ ماڈرن انفارمیشن۔

Games are also in the way of progress.

سوشل اور کلچرل تبدیلیاں کھیلوں پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ کھیل ہمارے Attitude اور سائیکی کا اظہار ہوتے ہیں۔ مسٹر غفار نے جیسے بریکنگ نیوز کی تفصیلات نشر کیں۔ کیا ہمارا کلچر بچوں کو وائلنس سکھا رہا ہے۔ ویلوز آر بی چینجڈ، بہر حال آپ بچوں کو روایتی کھیل سکھائیں۔ OK میم لیکن میڈیا از آ نیچر،

مسٹر غفار،

یس میم

لڑکے آفس سے باہر نکلے۔ سب کی زبان پر ایک ہی جملہ یکبار گی بار ہی آیا۔ یار رات نیوز ویک میں دیکھا Touch Wood

سب نے یکبار گی کہا۔

وٹ تھرل وٹ آ ایکشن، وٹ آ سول۔" (۶)

اردو ایک نہایت وسیع زبان ہے۔ اس میں متعدد زبانوں کے الفاظ کی کثرت ہے۔ چوں کہ اردو میں دوسری زبانوں کے الفاظ جذب کرنے کی صلاحیت موجود ہے لہٰذا اردو کے ادیب انگریزی سے بے تکلف الفاظ لے سکتے ہیں اور ان کو ایک ضروری تغیر اور مناسب زبان کے ساتھ اپنا سکتے ہیں۔ طاہرہ اقبال کا اولین مقصد اپنی بات زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچانا اور انہیں مستفید کرنا ہے تو قدرتاً بھی ان کے موضوعات میں کوڈ سوئچنگ اور کوڈ مکسنگ ہوتی ہے۔ طاہرہ اقبال کے ہاں لفظوں کی خوش آہنگی ایک خاص لطف پیدا کرتی ہے۔ طاہرہ چھوٹے سے واقعے پر ایک بڑی کہانی کی عمارت استوار کرنے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔ ان کے افسانوں کا طرز تحریر اور موضوعات دوسرے افسانہ نگاروں سے مختلف ہیں۔ اللہ رب العزت نے طاہرہ اقبال کو بہترین ذہنی صلاحیتوں کی نعمت بخشی ہے۔ کوڈ مکسنگ کے دوران ان کے قلم میں غضب کی روانی پیدا ہو جاتی ہے۔ افسانے لڑکیاں سے کوڈ مکسنگ کا اقتباس ملاحظہ کیجیے:

"حتیٰ کہ بیڈ روموں تک بآسانی جھانک سکتی تھی۔۔۔

نمبر روں سے بند ہونے والا اٹیچی کیس۔۔۔

لڑکیاں کلاسیس چھوڑ کر ان روشوں پر باڑ بنا ڈالتیں۔۔۔

یہ پروفیسریں بن کر بھی شادی کر لیتی ہیں۔ (۷)

طاہرہ اقبال نے اپنے افسانوں میں کوڈ سوئچنگ اور کوڈ مکسنگ کرتے ہوئے اس بات کا خیال رکھا ہے کہ کوڈ سوئچنگ اور کوڈ مکسنگ کہانی پڑھنے والے کے لیے لطف و انبساط کے حصول کا ذریعہ بن سکیں۔ افسانوی ادب کا معاشرتی زندگی کے ساتھ بڑا گہرا تعلق ہے جس میں ہمیں معاشرے کی خارجی زندگی کے مرقعے اور داخلی زندگی بڑی صفائی سے دکھائی

دیتے ہیں۔ سماجی آگہی اور معاشرتی حقیقت طاہرہ اقبال کے افسانوں کا قیمتی عنصر ہے۔ انہوں نے حقیقت نگاری سے اپنے فن کو عصری آگہی کا نمائندہ بنا دیا۔ طاہرہ اقبال نے انگریزی الفاظ کو اپنی کہانیوں کے دامن میں جگہ دے کر ان سے اپنے بیان کی قوت میں اضافہ کیا ہے۔ پروفیسر گیان چند جین عام لسانیات میں لکھتے ہیں:

"ایک زبان میں دوسری زبان کے الفاظ کو شامل کرنا منجملہ دوسری وجوہ کے بعض اوقات سماجی توقیر کے سبب ہوتا ہے۔ مثلاً آج کل ہندوستان میں اپنی زبان میں انگریزی الفاظ حتیٰ کہ افعال تک کو شامل کر لینا سماجی اعتبار سے موجب افتخار سمجھا جاتا ہے۔" (۸)

اردو زبان میں عربی، فارسی اور ترکی کے الفاظ کا بہترین ذخیرہ موجود ہے۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اردو زبان نے اتنی ترقی کی کہ شعراء، ادیبوں اور نقادوں نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کرنے کے لیے انگریزی کو بھی اردو کے اندر جذب کر لیا۔ طاہرہ اقبال بھی اپنے افسانوں میں انگریزی الفاظ کا استعمال بے تکلفی سے کرتی ہیں۔ انہوں نے کوڈ سوئچنگ اور کوڈ مکسنگ کو خوب صورتی سے اپنے افسانوں کی زینت بنایا ہے۔ طاہرہ اقبال نے کہانی بیان کرنے کے لیے ایسے کرداروں کا سہارا لیا ہے جنھوں نے کوڈ سوئچنگ کے ذریعے کہانی میں ایک لطف پیدا کر دیا ہے مثلاً افسانے "ماں بیٹا اور" میں میاں بیوی کی گفتگو دیکھیے:

"سیونٹی سے Above اس طرح کے پرابلمز فیس کرنا پڑتے ہیں۔۔۔ اس میں اموشنل ہونے والی کوئی بات نہیں۔۔۔

In the circumstances" (۹)

اردو زبان میں وسعت پذیری کی صلاحیت ہے اس لیے اس نے بہت ترقی کی اور علمی و ادبی زبان کی حیثیت سے اس کا شمار دنیا کی بہترین زبانوں میں ہوا۔ انگریزی زبان کے الفاظ اردو زبان میں استعمال ہونے سے ادبی سرمایہ فروغ پاتا ہے۔ طاہرہ اقبال اعلیٰ درجے کی افسانہ نگار کی حیثیت سے پاکستانی افسانے کی تاریخ میں ممتاز مقام کی حامل ہیں۔ افسانہ "سیر گاہ" سے کوڈ مکسنگ کا انداز دیکھیے:-

جس کی سڑانڈ کافی کے کپوں، آئس کریم کی کونوں، سلش کے گلاسوں۔۔۔ برگروں کے لفافوں میں رچ جاتی ہے اور P.C بھوربن کی ڈائنگ ٹیبلوں سے اٹھ کر آنے والوں کے حلق میں سپیشل سوپ کے گھونٹ پلٹتے رہتے ہیں۔"(۱۰)

کوڈ سوئچنگ ور کوڈ مکسنگ کی افادیت بھی بہت زیادہ ہے۔ کثیر الزبان معاشروں میں زبانوں کے ملاپ کا عمل کافی دل چسپ ہے۔ زیادہ زبانیں بولنے والے بہت ذہین ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ تحقیق نے ثابت کیا ہے کہ ایک زبان بولے والے لوگوں کی نسبت کثیر الزبان لوگوں میں ڈیمنشیا کے مرض کی علامات کم دیکھنے میں آتی ہیں۔ ڈیمنشیا (ذہنی جبلتوں کا انحطاط) ایک ایسی بیماری ہے جس میں انسان یاداشت کھونے لگتا ہے یا الفاظ کی ادائیگی کی قوت میں کمی واقع ہوتی ہے۔ اسے Alzheimer's یعنی بھولنے کا مسئلہ درپیش ہوتا ہے۔ سائنس دانوں نے شمالی اٹلی میں ڈیمنشیا کے پچاسی (۸۵) مریضوں پر تحقیق کی جن میں سے پینتالیس (۴۵) ایک سے زیادہ زبانیں بولنے والے جب کہ چالیس (۴۰) صرف ایک زبان بولنے والے تھے جب ان کی دماغی سکینگ کی گئی تو یہ نتیجہ سامنے آیا کہ دو زبانیں بولنے والے افراد میں Alzheimer's کے خلاف قوت مدافعت ایک زبان بولنے والے افراد کی نسبت اتنی زیادہ تھی کہ وہ مزید پانچ (۵) سال تک ڈیمنشیا کے مرض سے بچ سکتے تھے۔ عصر حاضر میں کوڈ سوئچنگ اور کوڈ مکسنگ کا استعمال عام ہو گیا ہے۔ ڈاکٹر محمد اشرف کمال کے مطابق:

"روزمرہ بول چال میں بھی انگریزی الفاظ و تراکیب اپنے جگہ بنانے لگ گئے۔ پھر جتنی بھی جدید ایجادات اور سائنسی آلات استعمال میں آتے گئے ان سب کے نام انگریزی زبان میں رائج ہوتے گئے۔ تمام دواؤں کے نام، اظہار ابلاغ کی اصطلاحات، علمی و لسانی اصطلاحات سب انگریزی زبان سے آکر اردو زبان کا حصہ بن گئیں۔ جس کی وجہ سے اردو کا دامن لفظی پہلے سے کہیں زیادہ وسیع ہو چکا ہے" (۱۱)

اردو بنیادی طور پر ایک لشکری زبان ہے اور میل ملاپ بڑھنے سے زبان کا اثر پذیر ہونا ناگزیر ہے۔ لہٰذا یہ بات یقینی ہے کہ اردو میں کوڈ سوئچنگ اور کوڈ مکسنگ کا لسانی عمل داخل ہو گیا۔ ہر خطے کے لوگوں کی ایک بولی یا زبان ہوتی ہے ان زبانوں کو ہم ممالک کی سرحدوں میں قید نہیں کر سکتے۔ یہ لوگوں کے ساتھ پروان چڑھتی ہے اور ان کے ساتھ ہجرت کرتی ہے۔ انسان کی زندگی کے ساتھ کچھ چیزیں اس طرح جڑی ہوتی ہیں جو انسان کی زندگی کا جزو لاینفک ہوتی ہیں۔ طاہرہ اقبال کا ماحول اور مزاج اور ان کی شخصیت ان کے اسلوب نگارش پر گہرا اثر ڈالتا ہے۔ انہوں نے اپنے افسانوں میں جس کثرت سے اور جس طرح کوڈ سوئچنگ کی وہ اپنی مثال آپ ہے۔ افسانہ "بڑی خبر" سے اقتباس دیکھیے:

"Talk-tive lazy. Idle - ناکام لوگ ہمیشہ فنتسی کا شکار رہتے ہیں۔۔۔

آپ کمپیوٹر کیوں نہیں سیکھ لیتے کہ پرفیکٹ نیوز امیجٹلی لے لیا کریں۔۔۔۔

بیک ورڈ کلاس کے اموشنل فیڈرز۔۔۔" (۱۲)

اردو زبان میں دوسرے الفاظ کی آمیزش اس کے وسعت وتنوع کو ظاہر کرتی ہے۔ کوڈ سوئچنگ اور کوڈ مکسنگ کی اصطلاح اردو میں قدرے جدید مگر اس کا استعمال صدیوں پرانا ہے۔ بل کہ اردو زبان کا آغاز وارتقاء کوڈ سوئچنگ اور کوڈ مکسنگ کی بدولت ہوا۔ شروع میں اردو زبان نہایت سادہ اور بے تکلف تھی۔ جوں جوں اس میں ترقی ہوتی گئی فارسی اور عربی کے الفاظ شامل ہوتے رہے اور یہ ایک وسیع اور مطالب و معانی سے مال مال ادبی زبان بنتی گئی۔ فارسی الفاظ اور فارسی تراکیب جوق در جوق ادب کا حصہ بننے لگیں۔ اردو کا علم عروض عربی وفارسی کے تابع ہو گیا۔ کوڈ مکسنگ میں انگریزی کے الفاظ کو اردو کے جمع کے قاعدے کے ساتھ دوران گفتگو اور تحریر استعمال کیا جاتا ہے۔

افسانے "یا پروردگار" سے کوڈ مکسنگ کی مثال ملاحظہ کریں:

"ان ٹائم بموں کی جو اپنی اپنی باریاں لے چکے تھے۔۔۔۔

ٹینکوں اور بلڈوزروں کے سامنے بچھنے کے لیے ان کے کٹے پھٹے جسموں میں اک عجب قوت نے جنم لیا تھا۔" (۱۳)

اردو ایک ایسی زبان ہے جو فصاحت وبلاغت اور اظہار و مطالب کے لیے بڑی شہرت رکھتی ہے۔ اس میں شرینی اور جاذبیت پائی جاتی ہے۔ یہ تہذیب ہو تمدن کی زبان ہے اور اس میں خیالات وحسیات کے نازک نازک فرق ادا ہو سکتے ہیں۔ طاہرہ اقبال نے جس ماحول میں زندگی کے دن گزارے ہیں، جن حقائق کا مشاہدہ کیا ہے اور انھیں جن تجربات سے دہ چار ہونے کا موقع ملا ہے وہ سب ان کی ذہنی زندگی پر چھا چکے ہیں اور طاہرہ اقبال کے فکر، تخیل اور تصور میں ان کے محسوس کیے بغیر اس طرح گھل مل گئے ہیں کہ وہ جب کچھ کہنا چاہیں تو اس ماحول اور ان مشاہدات وتجربات کے وہ اثرات جو ان کی زندگی کے ریشے ریشے میں سما چکے ہیں ان کی کوشش کے بغیر ان کے لفظوں اور جملوں سے ٹپک پڑتے ہیں۔ مثلاً افسانہ "سلیپنگ بیوٹی" سے کوڈ سوئچنگ کی مثالیں دیکھیے:-

"تم جیسے Brilliant سٹوڈنٹ جو فسٹ آتے ہیں۔ پوزیشنیں لیتے ہیں۔ ہر ہر ایکٹیوٹی میں

I was proud of you.

But now... why you do this.

(۱۴) اسپیشلی یو انیق یو

God is the one.

Earth is the one.

Ruler is the one.

I am the one.

I am the power."(۱۵)

الفاظ کے برمحل استعمال سے طاہرہ اقبال نے اپنی کہانیوں کے معیار اور قدروقیمت میں کئی گنا اضافہ کیا ہے۔ کوڈ سوئچنگ اور کوڈ مکسنگ کی جابجا مثالیں ان کے افسانوں میں انمول موتیوں کی طرح بکھری ہوئی ہیں۔ انھوں نے کوڈ سوئچنگ اور کوڈ مکسنگ سے اپنے افسانوں میں خوب صورت رنگ بھرے ہیں۔ اردو زبان کے شجر سایہ دار تلے انگریزی زبان کی جڑی بوٹیوں کی خود رو نسلیں پروان تو ضرور چڑھتی ہیں مگر وہ اردو زبان کے درخت سے قد اونچا نہیں کرتیں۔ ہماری قومی زبان اردو ہے جو بذات خود نہایت اہمیت کی حامل ہے۔ اردو زبان کی سب سے بڑی صفت اس کی مستقل مزاجی ہے یہی مستقل مزاجی آگے چل کر اسے وہ مقام اور اہمیت دے گئی جو اس کا حق تھا۔ آج اردو کا شمار دنیا کی بہترین اور اول درجے کی زبانوں میں ہوتا ہے۔ ڈاکٹر سہیل بخاری کوڈ سوئچنگ اور کوڈ مکسنگ کے متعلق لکھتے ہیں:

"اردو زبان میں دوسری زبانوں کے کثیر تعداد الفاظ، اسالیب دیکھے جا سکتے ہیں۔ جو کسی زمانے میں فارسی سے اور موجودہ دور میں بیشتر انگریزی سے جوں کے توں آ گئے ہیں۔" (۱۶)

اردو زبان میں ہمارا اس قدر سرمایہ محفوظ ہے کہ ہم اس پر جتنا بھی فخر کریں کم ہے۔ ہمارے ادبی سرمائے میں ایسی ایسی شاہکار تخلیقات ہیں کہ اس کا مقابلہ دنیا کے کسی بھی ادب سے ہو سکتا ہے۔ ناول ہو یا داستان، افسانہ ہو یا ڈرامہ، غزل ہو یا نظم، مثنوی ہو یا قصیدہ وغیرہ ہر صنف میں لازوال شاہکار سامنے آتے ہیں۔ نظم ہو یا نثر اردو زبان نے سادگی و بے تکلفی اور برجستگی کے ساتھ ساتھ دوسری زبانوں کو بھی اپنے اند اس طرح سمویا کہ ہمارا ادبی سرمایہ لافانی بن گیا۔ لہذا ہم کہہ سکتے ہیں کہ اردو زبان نے بالعموم زبردست ترقی کی۔ اس میں قوت وسعت اور حسن پیدا ہوا۔ کوڈ سوئچنگ اور کوڈ مکسنگ سے نئے نئے الفاظ اور محاورے اور تراکیب اردو زبان میں داخل ہوئیں جن سے آئندہ ترقی کا راز کھل گیا۔

سید قدرت نقوی اردو زبان کی خصوصیات یوں بیان کرتے ہیں:

"اس میں یہ صلاحیت ہے کہ دوسری زبانوں کے مفید مطلب، الفاظ لے لیتی ہے۔ اگر وہ لفظ اس کے مزاج سے ہم آہنگ ہے تو جوں کا توں رہنے دیتی ہے۔ اور اگر ہم آہنگ نہیں ہے تو اس کو ہم آہنگ بنا لیتی ہے۔(۱۷)

ایک کامیاب افسانہ نگار کا سب سے بڑا وصف یہ ہے کہ وہ اپنے قارئین کے دلوں کو موہ لے اور وہی اسلوب اور طرز نگارش اختیار کرے جس سے قارئین کے دل اسیر اور پاؤں زنجیر ہو جائیں۔ طاہرہ اقبال کا کمال یہ ہے کہ وہ انگریزی زبان پر بھی دسترس رکھتی ہیں جس کی مثال کوڈ سوئچنگ اور کوڈ مکسنگ کی صورت میں ان کے افسانوں سے جھلکتی ہے۔ وہ علیٰ درجے کی افسانہ نگار کی حیثیت سے پاکستانی افسانے کی تاریخ میں ممتاز مقام کی حامل ہیں۔ انھوں نے اپنے افسانوں میں جس طرز نگارش کو اختیار کیا وہ اردو افسانے کے لیے قطعی نیا منفرد اور مختلف ہے۔ انھوں نے بہت زیادہ افسانے لکھے اور شہرت کی بلندیوں کے باجود اپنے فن کو زوال سے آشنا نہیں ہونے دیا۔ طاہرہ اقبال کے اسلوب میں کوڈ سوئچنگ اور کوڈ مکسنگ کی کمال مہارت نظر آتی ہے۔ یہ سب کچھ فطری انداز میں وقوع پذیر ہوتا ہے۔ جس میں ان کو اہتمام کرنے کی ضرورت پیش نہیں آتی۔ زبان و بیان کے معاملے میں ان کی مہارت حیرت انگیز ہے انہوں نے اردو افسانوی ادب کو منفرد اسلوب بیاں سے روشناس کیا ہے۔ انہوں نے اپنے افسانوں میں سماجی حقیقت نگاری اور سماجی شعور کو بیان کیا ہے۔ ان کے افسانے موضوعات کے اعتبار سے وسعت رکھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے افسانوں کی کہانیاں ایک اچھوتے اور نئے پیرہن میں لپٹی نظر آتی ہیں۔ انھوں نے اپنی کہانیوں میں کوڈ سوئچنگ اور کوڈ مکسنگ کے دوران واقعے کی اہمیت کے پیش نظر اس کی معمولی معمولی تفصیل کو اس طرح بیان کیا ہے کہ واقعہ زندگی کا عکس بن کر ہمارے سامنے آ جاتا ہے اور چشم دید واقعہ کے ساتھ ہماری دلچسپی اور وابستگی بڑھ جاتی ہے۔ طاہرہ اقبال منظر کی عکاسی ایسے خوب صورت الفاظ میں کرتی ہیں کہ کہانی پڑھنے والا یوں محسوس کرتا ہے کہ جیسے وہ ان تمام واقعات کو خود اپنی آنکھوں کے سامنے متحرک دیکھ رہا ہے۔ اور فلمی مناظر کی طرح ایک کے بعد دوسرا منظر بدلتا چلا جاتا ہے یا کسی ماہر مصور نے بہترین شاہکار بنایا ہو۔ ان کے پاس الفاظ کا وسیع ذخیرہ موجود ہے اس لیے جہاں اور جیسے جس لفظ کو چاہتی ہیں استعمال کرتی ہیں اور وہ نگینے کی طرح وہاں جڑ جاتا ہے اور خوب آب و تاب سے چمکتا ہے۔

حوالہ جات

۱۔ الحاج مولوی فیروزالدین، فیروز اللغات اردو، فیروز سنز، لاہور، ۲۰۰۵ء، ص ۱۰۹۹

۲۔ -Nnenna Gertrude Ezeh, Ifeoma Ann Umeh,Esther chikaodi Anyanwu, English Language Teacher Vol.15,No 09, Canadian Center of science and Education, 2022, Page. 106

۳۔ Ibid Page.107

۴۔ سید روح الامین، اردو لسانیات کے زاویے (ترتیب و تدوین) عزت اکادمی، گجرات، ۲۰۰۷ء، ص، ۱۰۲۔

۵۔ -Nnenna Gertrude Ezeh, Ifeoma Ann Umeh,Esther chikaodi Anyanwu, English Language Teacher Vol.15,No 09, Canadian Center of science and Education, 2022, Page. 107

۶۔ طاہرہ اقبال، گنجی بار، دوست پبلی کیشنز، اسلام آباد، ۲۰۰۸ء ص ۲۷۰

۷۔ طاہرہ اقبال، گنجی بار، ص ۴۰

۸۔ گیان چند جین، عام لسانیات، ترقی اردو بیورو، نئی دہلی، ۱۹۸۵ء ص ۶۱۵

۹۔ طاہرہ اقبال، گنجی بار، ص ۶۴

۱۰۔ ایضاً، ص ۲۷۸

۱۱۔ محمد اشرف کمال، ڈاکٹر، لسانیات اور اردو زبان کی تشکیل، مثال پبلشرز، فیصل آباد، ص ۸۷

۱۲۔ طاہرہ اقبال، گنجی بار، ص ۱۰۱

۱۳۔ یضاً، ص ۲۱۲

۱۴۔ یضاً، ص ۲۷۲

۱۵۔ ایضاً، ص ۲۷۲

۱۶۔ سہیل بخاری، ڈاکٹر، لسانی مقالات (حصہ دوم)، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ۱۹۹۱ء ص ۷۲

۱۷۔ سید قدرت نقوی، (مرتبہ) لسانی مقالات، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ۱۹۸۸ء ص ۱۷۴